حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ آفاق فتاوی

فتاوی نعیمیہ

ادارہ کتب اسلامیہ گجرات

الحمد للہ کہ مجموعہ مسائل دینیہ مدلل بدلائل یقینیہ!

مسمّٰی بہ

فتاوٰی نعیمیہ

جس میں

حضرت مولانا الحاج حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وہ معرکۃ الآرا
فتاوٰی جمع کر دیئے گئے ہیں جن کی موجودہ
زمانہ میں اشد ضرورت ہے

مؤلفہ

حافظ محمد عارف فارسی ٹیچر پبلک ہائی سکول گجرات

ناشر

ادارہ کتبِ اسلامیہ
چوک پاکستان
گجرات

نام کتاب ـــــــ فتاوٰی نعیمیہ (مفتی احمد یار خان نعیمیؒ)

مؤلفہ ـــــــ حافظ محمد عارف صاحب فارسی۔ ٹیچر پبلک ہائی سکول گجرات

صفحات ـــــــ ۱۶۰/-

ناشر ـــــــ ادارہ کتب اسلامیہ

پرنٹرز ـــــــ پیر بھائی پرنٹرز۔ لاہور

تعداد ـــــــ ایک ہزار

ملنے کا پتہ ؛ مکتبہ اسلامیہ، ۴۰۔ اردو بازار۔ لاہور

کوئی احکام بھی جاری نہیں کرتا ہیں۔ وہ بدرجہ اولیٰ ان خبروں سے ثابت ہونا چاہیئے۔ حضرت زلیخا نہ فاحشہ تھیں نہ بدچلن قرآن کریم نے ان کے متعلق صرف اتنا بیان فرمایا ہے کہ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ۔ حضرت زلیخا نے یوسف علیہ السلام کا قصد کیا۔ قصد زنا نہیں۔ نہ اس پر احکام زنا جاری ہوں۔ اور یہ قصد بھی حسنِ یوسف پر وارفتہ ہونے کی وجہ سے ہوا جیسے مصری عورتوں نے اس جمال یوسفی کو دیکھ کر اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔ جیسے وہ عورتیں معذور تھیں۔ ایسے ہی حضرت زلیخا نے وارفتگی اور بے خودی کی حالت میں یہ کیا۔ پھر قرآن کریم نے حضرت زلیخا کی سچی توبہ کا ذکر بھی فرمایا ہے کہ زلیخا نے کہا۔ اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ۔ اب بہر حق ظاہر ہو گیا میں نے ہی انہیں رغبت دی تھی اور اپنے جرم کا اقرار بھی توبہ ہی ہے۔ تو جتنے گناہ حضرت زلیخا سے ہوئے۔ وہ سب اس توبہ سے معاف ہو گئے۔ تعجب ہے کہ رب تعالیٰ تو ان کی توبہ کا اعلان کرے اور یہ گستاخ انہیں فاحشہ ہی کہے جاویں۔ نیز حضرت زلیخا نے یوسف علیہ السلام پر بہت سے احسانات کیے۔ ان پر اپنی جان و مال نثار کیا۔ ایسی ایسی محسنہ کو گالیاں دینا اپنی آخرت برباد کرنا ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

احمد یار خان عفی عنہ

جبری نکاح کا حکم

فتویٰ نمبر ۷۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کو مجبور کر کے اسلحہ دکھا کر اس کی نابالغہ لڑکی کا نکاح عمر سے کرا دیا گیا۔ لڑکی نے بالغ ہوتے ہی ——— خون دیکھتے ہی نکاح فسخ کر دیا تو نکاح جبری صحیح ہوا یا نہیں؟ اگر صحیح ہوا تو فسخ ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

اگر صغیرہ کا ولی مجبوراً صغیرہ کا نکاح کفو میں کر دے یا خود کبیرہ اپنے کفو میں کر دے تو نکاح درست ہے اور اگر غیر کفو میں کرے تو نکاح درست نہیں۔ حاکم علیحدگی کا حکم دے دے گا۔ شامی شروع کتاب النکاح میں ہے ——
زوجها اولياءها مكرهين والنكاح جائز ويقول القاضى للزوج ان شئت اتمم لها مهر مثلها وهى امرأتك ان كان كفوا لها والا فرق بينهما ولا شئ لها۔ باپ دادا اگر صغیرہ کا نکاح کر دیں تو وہ بالغ ہو کر نہیں توڑ سکتا۔ ہاں اگر ان کے متعلق مشہور ہو کہ وہ رشوت یا بے پروائی سے نامناسب جگہ اپنی لڑکیوں کا نکاح کر دیتے ہیں یا انہوں نے دیوانگی یا بے ہوشی کی حالت میں نکاح غلط جگہ کیا ہو۔ تو صغیرہ بالغہ ہو کر نکاح فسخ کر سکے گی۔ شامی باب الاولیاء میں ہے۔ ولزم النكاح ولو بغبن فاحش

او بغیر کفو ان کان الولی المزوج ابا اوجدا لم یعرف منهما سوء الاختیار مجانة وفسقا وان عرف لا یصح النکاح اتفاقاً وکذا لو کان سکران فزوجها من فاسق او شریر او فقیر او ذی حرفة دنیّة لظهور سوء اختیاره۔ اگر باپ دادا پہلے سے اس کام میں مشہور ہوں کہ اپنی لڑکیوں کا نکاح بے پروائی یا رشوت وغیرہ سے غیر کفو میں کر دیتے ہوں۔ تب لڑکی فسخ کر سکے گی ورنہ نہیں۔ اس کے ماتحت شامی میں ہے۔ والحاصل ان المانع ھو کون الاب مشھور السوء الاختیار قبل العقد فاذا لم یکن مشھوراً بذالك ثم زوج بنته من فاسق صح۔ واللہ اعلم۔

احمد یار خاں عفی عنہ

پاگل خاوند سے طلاق لینے کا بیان

فتویٰ نمبر ۸۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کا شوہر گیارہ برس سے پاگل ہے۔ کسی وقت ہوش میں نہیں آتا۔ اب اس کے طلاق کی کیا صورت ہے؟ کسی امام کے مذہب پر اسے نکاح سے علیحدگی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب

بہتر یہ ہے کہ عورت صبر کرے۔ بعض علماء نے حسب ذیل شرائط کے ماتحت عورت کو فسخ نکاح کی اجازت دی ہے۔ دیکھو رسالہ الحیلۃ الناجزہ للحلیلۃ العاجزہ

۱۔ عورت کی طرف سے جنون پر رضامندی نہ پائی جاوے اگر نکاح سے پہلے جنون کا پتہ تھا اس کے باوجود نکاح کیا تو فسخ کا اختیار نہیں۔ اگر نکاح کے بعد جنون یا خبر جنون ہوئی تو کبھی عورت نے رضامندی ظاہر نہ کی ہو۔ اگر ایک بار بھی رضامندی ظاہر کر دی تو خیار گیا۔

۲۔ جنون کا پتہ لگنے کے بعد عورت نے اپنے اختیار سے مرد کو جماع یا دواعی جماع کا موقعہ نہ دیا ہو اور اگر کبھی موقع بخوشی دیا تو فسخ کا اختیار گیا۔

نوٹ ضروری: اگر معمولی جنون تھا۔ عورت نے شوہر کو جماع کا موقعہ بخوشی دے دیا۔ پھر بعد میں جنون ترقی کر گیا تو بھی عورت کو فسخ کا اختیار نہ ہوگا۔ کیونکہ جس جنون سے عورت راضی ہوئی وہ اور نوعیت کا تھا۔ یہ دوسری نوعیت کا ہے۔ واللہ اعلم۔

احمد یار خاں عفی عنہ